

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عورت کے لیے مانع حمل گولیاں استعمال کرنا کب جائز اور کب حرام ہیں؟ کیا تحدید نسل (خانہ دانی منصوبہ بندی) کے بارے میں کوئی صریح نص یا فقہی رائے موجود ہے؟ اور کیا بغیر کسی (معتول) سبب کے کوئی مسلمان خاوند دوران جماع بیوی سے عزل کر سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کو اپنی نسل بڑھانی چاہیے، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانب ہماری توجہ مبذول کرائی ہے۔ آپ کا فرمان ہے

(تَزَوُّجُوا الْوُلُوْدَ الْوُوْدُودَ فَإِنِّي مُكَافِئُكُمْ) (مسند احمد و صحیح ابن حبان)

”محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو۔ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے فخر کروں گا۔“

نیز اس لیے بھی کہ کثرت نسل کثرت امت ہے اور امت کی کثرت اس کی ایک قوت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر احسان جتلاتے ہوئے فرمایا

(وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرِ نُصَيْرًا) (سورۃ الاسراء 17 6)

”اور ہم نے تمہیں بہت بڑی جماعت بنا دیا۔“

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے (اللہ تعالیٰ کا احسان جتلاتے ہوئے) فرمایا تھا

(وَأَذْكُرُوا الَّذِي كُنْتُمْ قَلِيلًا فَكَثُرْتُمْ) (الاعراف 7 86)

”اور وہ وقت یاد کرو جب تم تھوڑے تھے پس اس نے تمہیں زیادہ کر دیا۔“

اس امر سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ امت کی کثرت اس کی طاقت اور عزت کا سبب ہے، بعض بدگمان اور کج فہم لوگوں کے اس دعویٰ کے برعکس کہ کثرت امت اس کے فقر وفاقہ اور بھوک و افلاس کا سبب ہے۔ جب امت زیادہ تعداد میں ہوگی اور اس کا ذات باری تعالیٰ پر ایمان ہوگا اور اس کے اس وعدہ پر یقین ہوگا

(وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا أَلَى اللَّهِ رُجُوعًا) (حود 11 6)

”اور زمین پر چلنے پھرنے والے جننے جاندار ہیں ان کی روزیاں اللہ تعالیٰ کے ذمے ہیں۔“

تو اللہ تعالیٰ اس کا معاملہ آسان فرمادے گا اور اپنے فضل و کرم سے اسے غیروں کا دست نگر بننے سے بے نیاز فرمادے گا۔ اس تفصیل سے مذکورہ بالا سوال کا جواب واضح ہو گیا۔ پس دو شرطوں کے بغیر مانع حمل گولیوں کا استعمال کسی عورت کے لیے جائز نہیں

پہلی شرط یہ ہے کہ عورت کو اس کی ضرورت ہو، مثلاً وہ مریضہ ہے اور ہر سال حمل کی طاقت نہیں رکھتی۔ وہ جسمانی طور پر کمزور ہو یا ایسی کوئی اور کا وٹیں ہیں جو ہر سال حمل کی صورت میں اس کے لیے باعث نقصان ہیں۔

دوسری شرط یہ ہے کہ اس بات کی اجازت اس کا خاوند بھی دے کیونکہ بچے اور ان کی پیدائش کا حق خاوند کو حاصل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مانع حمل گولیوں کے استعمال کے لیے ڈاکٹر سے مشورہ کرنا ضروری ہے کہ آیا ان کا استعمال نقصان دہ تو نہیں۔

مذکورہ بالا دونوں شرطیں پوری ہونے پر عورت مانع حمل گولیوں کا استعمال کر سکتی ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ان گولیوں کا استعمال ہمیشہ کے لیے، عمل تولید کو روکنے کی خاطر نہ کرے، کیوں کہ اس میں قطع نسل کا خطرہ موجود ہے۔ جہاں تک سوال کے دوسرے حصے کا تعلق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ فی الواقع خانہ دانی منصوبہ بندی ناممکن ہے اس لیے کہ عمل یا عدم عمل اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔

پھر جب کوئی انسان بچوں کے لیے کوئی عدوی حد مقرر کر لے تو اس تعداد کا ایک ہی سال میں کسی بواہ یا حادثے کی بناء پر خاتمہ بھی ممکن ہے، اس صورت میں تو آدمی اولاد اور نسل کے بغیر رہ جائے گا۔ شریعت اسلامیہ میں

خاندانی منصوبہ بندی کا کوئی حکم موجود نہیں ہے ہاں ضرورت کے پیش نظر وقتی طور پر حمل کو روکنا جائز ہے، جیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔

: رہا معاملہ دورانِ جماع بلا سبب عزل کرنے کا تو علماء کے صحیح قول کی رو سے اس میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

(كُنَّا نَعْرَلُ وَالْقُرْآنُ نُنزَلُ) (صحیح البخاری، کتاب النکاح باب 97 و صحیح مسلم، کتاب الطلاق باب 26)

ہم نزول قرآن کے زمانے میں عزل کیا کرتے تھے۔ “ (یعنی عہد نبوی میں ہم یہ کام کرتے تھے)۔ ”

اگر یہ فعل حرام ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس سے منع فرما دیتے لیکن علماء کا کہنا ہے کہ خاوند آزاد عورت کی مرضی کے بغیر اس سے عزل نہیں کر سکتا کیونکہ بچوں میں عورت کا بھی حق ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ عزل کرنے سے اس کے لطف اندوزی والے حق میں کمی آجاتی ہے جو کہ انزال کے بعد ہی مکمل ہوتی ہے۔ اس بنا پر اس سے اجازت نہ لینا، اس کے لطف اندوزی کے حق کو نقصان پہنچانا ہے اس سے بچوں کا نقصان بھی ہو سکتا ہے، لہذا ہم نے اس کی اجازت کی شرط لگائی ہے۔ شیخ ابن عثیمین

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ برائے خواتین

نکاح، صفحہ: 194

محدث فتویٰ